

## قادیانیت.....پرانے شکاری، نیا جال

قادیانیت، اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ تقریباً ایک سو چھپیں برس سے وہ اس فتنے کی پشتوانی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ دینِ اسلام کے ابتدی دشمنوں نے جن مذموم مقاصد کے حصول کے لیے مرزا قادیانی کی چھیتے پنج کی طرح پروش کی بالکل اسی طرح آج اُس کی "ذریعت الْبَغَايَا" کی بھی مکمل سرپرستی کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر مسٹر واجد مسٹر احسن نے ۲۳ اگست ۲۰۱۵ء کو لندن میں سالانہ قادیانی کنوشن میں خطاب کیا اور قادیانیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے ان کی بھرپور وکالت بھی کی۔ اُن کی متنازعہ تقریر اخبارات میں روپورٹ ہوئی جو درج ذیل ہے۔

**واجد مسٹر احسن قادیانیوں کے وکیل بن گئے (بھٹوکا فیصلہ غلط قرار)**

**غیر مسلم قرار نہیں دینا چاہیے تھا۔ پی پی کے قریب برطانیہ میں سابق ہائی کمشنر کاندن میں قادیانی کنوشن سے خطاب**  
لندن (نمائندہ امت) برطانیہ میں سابق پاکستان ہائی کمشنر واجد مسٹر احسن الحنفی نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا غلط فیصلہ تھا۔ یہ بات انہوں نے لندن میں قادیانیوں کے سالانہ کنوشن سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ واضح رہے کہ واجد مسٹر احسن پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر کی خدمات انجام دے پچے ہیں اور ان کے قادیانیوں سے قربی مراسم کی سے ڈھنکے چھپے نہیں ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ واجد مسٹر احسن نے اپنے دور میں ایک پاکستانی نژاد صحافی کے ہائی لیسٹن میں داخلہ پر ۵ سال تک پابندی بھی اسی وجہ سے لگائے رکھی کہ وہ ان کے قادیانیوں سے مراسم کی خبریں چلاتے تھے۔ لندن میں خطاب سے قبل واجد مسٹر احسن نے قادیانی سربراہ مرزا صرور سے باقاعدہ اجازت طلب کی اور اپنے خطاب کرنے کو خوش ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب کارستہ ایک ہی سے پاکستان بننے کا غیر ملکی مقصد معاشری طور پر انصاف دلانا تھا۔ مذہبی آزادی تو ہمیں متحده ہندوستان میں بھی حاصل تھی۔ واجد مسٹر احسن نے سابق وزیر خارجہ ظفراللہ خان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانی تھے اور انہوں نے بھی تحریک پاکستان میں بڑا ہم کردار ادا کیا۔ سابق ہائی کمشنر کہنا تھا کہ پاکستانی حکمرانوں نے مذہبی طبقے کے اثر انداز ہونے پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور یہ ذوالفقار علی بھٹو کی غلطی تھی۔ میں اس کی حمایت نہیں کر سکتا، اگر آج بھٹو زندہ ہوتے تو وہ بھی اس فیصلے کے بعد کی صورت حال پر حمایت نہ کرتے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۸ اگست ۲۰۱۵ء)

مسٹر واجد مسٹر احسن اپنے عقائد و خیالات، مشکوک و پراسرار سرگرمیوں اور اپنے کردار کے ہر زاویہ سے متنازعہ رہے ہیں۔ اُن کی اس تقریر پر لندن میں مقیم تمام مکاتیب فکر کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا اور بھرپور مدد کی۔ اسی طرح پاکستان میں بھی تمام دینی ٹوقوں نے زبردست احتجاج کرتے ہوئے اسے توین رسالت، مسلمانوں کے دینی جذبات محروم کرنے، پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے اور آئین کی خلاف ورزی کے مترادف قرار دیا۔ جبکہ پنجاب اسمبلی میں حکمران جماعت سیمیت مختلف جماعتوں کے ممزراں کاننے والے مسٹر احسن کی تقریر کے خلاف مذمی قرارداد تھع کرادی۔

- پنجاب اسمبلی میں واجد مسٹر احسن کے قادیانیوں کے حق میں پیمان پر شدید احتجاج، مذمی قرارداد تھع
- آقاضی اللہ علیہ وسلم پر ہزار اسمبلیاں قربان ہیں: وحید گل، واجد مسٹر احسن کو یقین کردار تک پہنچایا جائے: قاضی سعید
- واجد مسٹر احسن سے جس جماعت کا علق ہے وہ لائقی کا اظہار کرے تمام جماعتوں کا قرارداد میں موقف

## دل کی بات

لاہور (نیوزر پورٹ) پنجاب اسلامی کے اجلاس میں سابق سفارتکار واجد شمس الحسن کے قادیانیوں کے حق میں بیان پر ارکان اسلامی نے سخت رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ سفارتکار کے بیان سے پاکستان سمیت پوری امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے ارکان نے مطالیہ کیا کہ بطور سفارتکار اسے دی گئی مراعات اور پیش و پیش میں جائے اور ۲۹۵/۲۹۶ کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جائے اس موقع پر اپسیکر اسلامی نے اس واقعہ پر ارکان اسلامی کو منمتنی قرار دلانے کی ہدایت کردی تاہم وزیر قانون کی عدم موجودگی کی وجہ سے قرارداد پیش نہ کی جاسکی جو آج (جمعہ کو) اجلاس کے وارثین پیش کی جائے گی اس سلسلے میں مختلف جماعتیں کے ارکان نے متفقہ قرارداد اسلامی سیکرٹریٹ میں جمع کرادی قائم مقام اپسیکر سردار شیر علی گورچانی کی صدارت میں اجلاس کے آغاز پر ہی مسلم لیگ (ن) کے رکن اسلامی وحید گل نے سابق سفیر واجد شمس الحسن کے ایک اخباری بیان کہ "مرزا یوں کو غیر مسلم قرار دینا غلط فیصلہ تھا" پر سخت رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے نکتہ اعتراض پر کہا کہ واجد شمس الحسن قادیانیوں کا اجنبیت ہے اس نے بیان دے کر نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے تحفظ ختم نبوت پر ہم اسلامی کی رکنیت تو کیا اپنی جان تنگ بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہیں ان کے خلاف پیش ایکشن پلان کے تحت کارروائی کی جائے اگر ایمانہ کیا گیا تو ہم اسلامی رکنیت سے مستغفی ہو جائیں گے ایسی ہزار اسلامیاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی جا سکتی ہیں۔ ن لیگ کے رکن اسلامی مولانا الیاس چنیوی نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار گوی اسلامی نے دیا تھا اور واجد شمس الحسن نے نصراف اسلامی بلکہ اس کے تمام ممبران اور پاکستان کے عوام کی توپیں کی ہے۔ اس کے خلاف کارروائی کیا جائے، اس پر قائم مقام اپسیکر سردار شیر علی گورچانی نے کہا کہ اس پر قرار دالے آئیں اسے متفقہ منظور کر لیں گے۔ پی ٹی آئی کے رکن اسلامی میاں اسلام اقبال نے کہا کہ مذکورہ بیان انتہائی قابلِ نہد ہے ہم اپنے عقیدے پر کپڑہ مانزہ نہیں کر سکتے اس کے لیے ہمیں اپنی جانوں کے ذمہ نہ بھی پیش کرنے پڑے تو وہ بھی کم ہیں۔ رکن اسلامی قاضی احمد سعید نے کہا کہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اب نواز حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس شخص کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ پنجاب اسلامی کے باہر ایم پی اے وحید گل میاں اسلام پیر حفظ مشہدی سمیت دیگر کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مسلم لیگ (ن) کے رکن پنجاب اسلامی مولانا الیاس چنیوی نے کہا ہے کہ واجد شمس الحسن کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کیا جائے۔ پیش ایکشن پلان میں واضح ہے کہ جو بھی مذہبی فرقہ وارانہ بیان دے گا اس کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے گا۔ دریں اثناء ممبران صوبائی اسلامی مولانا غایاث الدین، سید حفظ مشہدی، وحید گل، چودھری محمد اشرف اور دیگر جماعوں کے ارکان کی جانب سے مشترک طور پر پنجاب اسلامی میں جمع کرائی گئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ معزز ایوان نمذکورہ بیان کی شدید الفاظ میں نہد ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ واجد شمس کو آج تک جتنے بھی اعزازات دیے گئے ہیں فرواؤ پس لیے جائیں اور اس کا جس سیاسی جماعت سے تعلق ہے وہ جماعت فوراً اس سے لائقی کا اظہار کرے۔ (روزنامہ اسلام، ۲۸ اگست ۲۰۱۵)

مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے واجد شمس الحسن کی تقریر کی نہد کرتے ہوئے اس کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے پنجاب اسلامی کے معزز ارکان کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے ایک آئینی فرم پر اسلام اور وطن سے محبت اور تحریکی کا حق ادا کیا۔

● واجد شمس الحسن کی تقریر گمراہ کن، قادیانیت نوازی اور آئین کے خلاف ہے: متحده تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی ملتان (۲۸ اگست) متحده تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے برطانیہ میں سابق پاکستانی سفیر واجد شمس الحسن کی طرف سے لندن میں قادیانی اجتماع کے موقع پر تقریر کے مندرجات پر کڑی تقیید کرتے ہوئے اس کو گراہ کن قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ قادیانیوں کو قومی اسلامی میں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے علاوہ جمہوری روایات کا بھی آئینہ دار ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے ایم سید عطاء لمبیان بنخاری اور سید محمد کفیل بنخاری، پاکستان شریعت کوسل کے سیکرٹری جزل مولانا

## دل کی بات

زادہ الرشیدی، جمیعت علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری جزل مولانا عبدالرؤف فاروقی، جماعت اسلامی پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جزل ڈاکٹر فرید احمد پر اچھے، انٹرنشنل ختم نبوت مومنت کے رابط سیکرٹری قاری محمد فیض وجوہی، تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مرزا محمد ایوب بیگ، مرکزی جمیعت اہل حدیث کے نائب ناظم رانا محمد شفیق پسروی اور دیگر رہنماؤں نے اس امر پر شدید احتجاج کیا ہے کہ ایک سابق سفارت کار واجدِ احسن لندن میں قادیانی اجتماع میں شریک ہوا اور وہاں سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورافتدار میں قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر پاس ہونے والی "قرارداد اتفاقیت" کو تقدیم کا ناشانہ بناتے ہوئے کہا کہ "بھٹو کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا غلط فیصلہ تھا"۔ تحدہ تحریک ختم نبوت رابط کمیٹی پاکستان کے کوئیز اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جزل عبداللطیف خالد چیمہ نے پریس بریفنگ میں کہا ہے کہ واجدِ احسن ماضی میں بھی مرزا مسیم دروار ایشی پاکستان گروہ سے خصوصی ملاقاتیں کرتے رہے ہیں جس پر برطانیہ میں بھی احتجاج ہوا تھا۔ اب پھر واجدِ احسن نے لندن کے قادیانی اجتماع میں 7 ستمبر 1974ء کے آئینے فیصلے کو ہدف تقدیم بنا لیا ہے اور کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا غلط فیصلہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ واجدِ احسن نے یہ بھی کہا ہے کہ "قادیانی وزیر خاچہ ظفر اللہ خان نے تحریک پاکستان میں بڑا نہم کردار ادا کیا"۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے اس پر کہا کہ قادیانیوں نے گورا سپور کے علاقے کو پاکستان میں شامل نہ ہونے دیا۔ انہوں نے بھارت قادیانیوں کا نہیں ہی عقیدہ ہے۔ ظفر اللہ خان نے 1952ء میں کراچی کے جلسہ عام میں اسلام کو مدد و مہب اور احمدیت کو زندہ مدد و مہب قرار دیا تھا۔ ظفر اللہ خان نے وزیر خاچہ ہوتے ہوئے سیٹاوہر سینٹو چیس خطرناک معابدات کیے جن کا خمیازہ پاکستان آج بھی بھگت رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی قوم پاکستان کے بعد سے اب تک بلوجھستان میں علیحدگی پسندی کی تحریکوں کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی میں واجدِ احسن کی تقریر پر احتجاج کر کر اور قرارداد اনے والے بُر ابران کو مارک بادپیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پوری امت ایک ہے اور قادیانیوں کی انٹرنیشنل لائگ اور طن و شنی کو بے نقاب کیا جاتا رہے گا۔ تحدہ تحریک ختم رابط کمیٹی پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ 7 ستمبر کو 1974ء کے تاریخی فیصلے کی یاد میں ملک ہر میں یوم ختم نبوت "یوم قرارداد اتفاقیت" منایا جائے گا۔ ..... 28 اگست کو پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر مذمتی قرارداد منظور کر لی۔

### ● واجدِ احسن کا متنازعہ میان، پنجاب اسمبلی میں مذمتی متفقہ قرارداد منظور

قادیانیوں کے حق میں بیان سے مسلمانوں کی دل آزاری اور قومی اسمبلی کے فیصلے کی توہین ہوئی، کارروائی کی جائے لاہور (نیوز رپورٹر) پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں واقعہ سوالات میں برطانیہ میں سابق سفیر واجدِ احسن کے قادیانیوں کے حق میں بیان پر ایوان میں وحید گل، ڈاکٹر فراز نذری، میام محمد اسلام اقبال اور مولانا ایاس چنیوی کی جانب سے جمع کرائی گئی مذمتی قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اجلاس کی صدارت قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی نے کی۔ گریٹر شہر روز برطانیہ میں سابق سفیر واجدِ احسن کے قادیانیوں کے حق میں بیان پر اکران اسے ایسا چنیوی، وحید گل، ڈاکٹر فراز نذری یا گہٹ شیخ، میام اسلام اقبال کی جانب سے جمع کرائی گئی قرارداد ریغورائی اس قرارداد کے مطابق یہ میز زایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجدِ احسن کا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباو پر مرزا یوں کو غیر مسلم اتفاقیت قرارداد نے کا جو فیصلہ کیا وہ غلط تھا۔ مذکورہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ یہیں الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتغال اور دل آزاری کا سبب بناتے ہے۔ اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکورہ درج بالا بیان کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (روزنامہ اسلام ملکان، ۲۰۱۵ء اگست ۲۰۱۵ء)

29 اگست کے روز نام جنگ میں واجدِ احسن کا وضاحتی بیان شائع ہوا جس میں قادیانیوں کے روایتی دحل و تلبیس کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے اپنے اس جملے کا ذکر تک نہیں کیا کہ "میں احمد یوں کو اتفاقیت قرار دینے کے

## دل کی بات

پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا،" مسٹر واجد نے باباۓ قوم محمد علی جناح اور علامہ اقبال کے ویژن کو عنوان بنا کر اس کی غلط تعبیر و تشریح کر کے پھر دھوکہ دینے کی کوشش کی، حالانکہ قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبال کا ویژن بالکل واضح ہے اور پارلیمنٹ کا فیصلہ اس کے میں مطابق ہے۔ مسٹر واجد کے وضاحتی بیان کو دینی جماعتوں نے مسترد کر دیا ہے۔

ملتان (پر) تحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ میٹی پاکستان نے برطانیہ میں سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کی وضاحت کو مسترد کرتے ہوئے کہ واجد شمس الحسن کی وضاحت بھی قادیانی دحل و تبلیس کا شاخصاً ہے تحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ میٹی پاکستان کے کونیہ اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جzel عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ واجد شمس الحسن نے 23 اگست کو لندن میں قادیانی اجتماع میں، 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں یاس ہونے والی متفقہ قرارداد اقلیت پر تقدیم کی تھی اور کہا تھا کہ "ذوالفقار علی بھٹوم حوم کا یہ فیصلہ غلط تھا جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقیست قرار دیا گیا تھا"۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ اگر واجد شمس الحسن کو اپنے کہے پر تقدیم نہیں تو وہ اپنی تقریر کی ویڈیو یوریکارڈ نگ سن لیں اور اپنے بیان کو پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ واجد شمس الحسن یہ بتائیں کہ جھوٹی نبوت کے دعویٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے ان کا تعلق اور رشتہ کیا ہے؟ دریں اثناء مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات میاں محمد ولیس نے بتایا ہے کہ لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ختم نبوت اکیدی میں لندن کے ڈائریکٹر عبدالرحمن با اور ناظم مولانا سمیل باوانے بتایا ہے کہ برطانیہ اور یورپ میں واحد شمس الحسن کے قادیانیت نوازی پر مبنی تقریر اور بیان پر سخت عمل کا انہصار کیا جا رہا ہے۔ عبدالرحمن یعقوب باوانے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام اور مسلمانوں کی روح ہے اس عقیدے کے خلاف ریشہ دواینوں اور سازشوں کو بے نقاب کرنا ہمارا ایمان ہے انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ یہ وہ ممالک سفارت خانوں سے قادیانی سفارت کاروں اور افسران کو برخاست کرے اور سفارت خانوں سے اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ اسلام اور وطن کے خلاف ہونے والی سازشوں پر نگاہ رکھی جائے اور ان کا تدارک کیا جاسکے۔

درج بالاتر محقق سے مسٹر واجد شمس الحسن کی قادیانیت نوازی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ شخص ابتدأ روزنامہ جنگ لندن سے وابستہ رہا ہے، ذوالفقار علی بھٹوم کو اپنی لیڈر کہتا ہے اور پیپلز پارٹی سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ بنے نظر بھٹو سے اس کے قریبی مراسم تھے لیکن بھٹو اور پیپلز پارٹی کے پارلیمنٹ کے فیصلے کو غلط کہتا ہے۔ قادیانیوں سے اس کے گھر بیلو تعلقات ہیں، اس کا یہاں ذوالفقار واجد، مرزا مسرور کے دستِ راست مرزا مظفر کا ذائقی ملازم ہے۔ ۲۰۱۰ء میں وہ لندن میں پاکستان کا سفیر تھا، اس نے قادیانیوں کے لیے "مسلم" اور ان کی عبادت گاہ کے لیے "مسجد" کے الفاظ استعمال کیے اور مرنے والے قادیانیوں کے لیے "مرزا واثر"ے جا کر دعاء مغفرت کی۔ مسلمانوں کے احتجاج پر میڈیا پر آ کر معافی مانگ لی، ۲۳ اگست ۲۰۱۵ء کو وہ مرزا مظفر کو پنی گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیور کے قادیانی کنوش میں خطاب کے لیے پہنچا۔ جس کا ذکر اس نے اپنی تقریر میں بھی کیا۔

مسٹر واجد شمس الحسن سید ھی سید ھی وضاحت کریں کہ وہ مرزا قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں؟ اگرچہ پیپلز پارٹی کا دم واپسی ہے لیکن اُسے اپنے بانی بھٹوم حوم کے اس کارنا مے پر فخر کرتے ہوئے مسٹر واجد کی ہنوات کی مذمت کرنی چاہیے بلکہ پارٹی سے اس کی لائقی کا اعلان کرنا چاہیے۔ وفاقی حکومت کو پنجاب اسمبلی کی متفقہ قرارداد کی روشنی میں واجد شمس کے خلاف قانونی کارروائی کرنی چاہیے۔ قادیانی پرانے شکاری ہیں، نیا جال بچھا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ وہ استعماری میساکیوں پر چل کر طاغوت کے آسمجھ میں آخری سانس لے رہے ہیں۔ اب ان کا بد نام دھنہ نہیں چل سکتا.....